ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے

مؤلف: مولانا سید مشاہد عالم رضوی

ایک عام حقیقت

اسلام جیسا خوبصورت حسین وجامع مذہب دنیا میں اب نہیں آنے والا ہے اس کے ماننے والوں نے بھلے ہی اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا ہو مگر موجودہ تمدن کی بنیاد میں اسلامی افکار ونظریات کا بڑا دخل ہے جس کا اعتراف مغربی مفکرین بھی کرتے رہے ہیں قرآن وحدیث کی بات تو بعد میں ہوگی انسان عقل و فطرت اور اپنے سیکڑوں سالہ تجربے کی روشنی میں انسانی سماج کو ایک عظیم گھر وخاندان کے مانند دیکھنے پر مجبور ہے اور آپس میں اخوت وبرادری کا احساس کرتا رہا ہےجس کے بغیر دنیا کی شیرازہ بندی ناممکن ہے اور تہذیبوں کے ٹکراؤ کا خیال بس ایک گونگے کا خواب جیسا ہے جو اہل خرد ودانش کے نزدیک کبھی شرمندہ تعبیر نہ ہوسکے گا۔

چنانچہ باہمی رواداری، آپسی تعاون واتحاد وہماآہنگی، اسلام کا نہایت حسین پیغام ہے جسے بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے آج سے چودہ سو سال پہلےاپنے کردار وعمل سے ثابت کرکے دنیا کو ”جیو اور جینو دو“ کے اصول کا پابند بنادیا تھا۔

فرمایا: ”الخلق کلھم عیال اللہ“[1]

ترجمہ :انسانی برادری تمام کی تمام اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے۔

اس تناظر میں اسلام کسی طرح کی تمیز اونچ نیچ روا نہیں جانتا یقینا یہ حدیث شریف پوری عالمی برادری کے لئے ہر قسم کی انسانی ترقی کا بہترین فارمولہ تھا چہ جائیکہ ملت اسلامیہ ؟ کہ جای خودش را

۱۔بحوالہ انس بن مالک رواہ طبرانی بمعجمہ

دارد؛ اور جب پیدا کرنے والے کو پسند نہیں کہ آپس میں تفریق کی جائے تو بندوں کو یہ حق کیسے ہو سکتا ہے؟ !

تفریق رنگ ونسل اسلام میں بے معنی ہے:

تمیز رنگ وبو بر ما حرام است

کہ ما پرور دہ یک نو بہاریم[۱]

۔۔۔سماج اورسوسائٹی کی تشکیل کے لئے مذہب اسلام نے رنگ ونسل وزبان اور جغرافیائی حدبندیوں کو یک قلم خارج کردیا۔[۲]

یہ تو رہی پوری انسانیت کے جوڑنے کی بات، ادھر مسلمانوں کو خصوصی طورپر بھائی چارہ قائم کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

ارشاد ہوتا ہے:" اِنَّمَاالْمُومِنُونَ اِخْوۃٌ۔"[۳]

ترجمہ : بیشک سارے اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ پہنچتےہی اسلامی برادری کا تصور پیش کیاجو وقت کی حسین ترین آواز تھی اور اتحاد واتفاق کے تمام پہلوؤں کی نشاندہی کے لئے کافی تھا بقول ڈاکٹر اقبال:

ایک ہو جائیں تو بن سکتے ہیں خورشید مبین

ورنہ ان بکھرے ہوئے تاروں میں کیا رکھا ہے

مدینہ میں اخوت اسلامی کی نمائش

۱۔ڈاکٹر محمد اقبال

۲۔حدیث بحوالہ روضہ الکافی

۳۔سورہ حجرات، آیت نمبر ۱۰

نبی کریم صلعم نے مدینہ پہنچتے ہی مدینہ میں مقیم غیر مسلمان مشترکہ دشمن سے صلح وجنگ پر عہد و میثاق کیا تاکہ ہر ایک اپنے اپنے مذہب کے اصول کی پابندی کے ساتھ وطنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور اسے نبھانے کی کوشش کرے یہ وہاں کے مقیم یہودیوں سے پرامن طریقہ پر رہنے اور انسانی بنیادوں پر وقت ضرورت ایک دوسرے سے انصاف وعدالت کی بنیاد پر تعاون کی پیشکش تھی جو اپنے آپ میں ایک بے نظیر اصلاحی وسیاسی اقدام تھا اور اس وقت کے جاہلی سماج میں بڑی مثبت تبدیلی کا عامل بنا۔

افسوس کہ اس کی قدر شناسی نہیں کی گئی اور بعض معاندوبے انصاف مستشرقین نے اسلام کے اس روادارانہ رویہ کو نظرانداز کرکے الٹا اسلام ہی کو مورد الزام ٹھہرادیا:

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

البتہ اس کے آثار بعد کے زمانے میں بخوبی دیکھے گئے اور بدوی عرب سماجی انسانی قبیلے لڑنے جھگڑنے کی فضا سے باہر نکل آئے اور یورپین وحشی، خود غرض لوگوں کو بھی تعلیمات اسلامی کی بدولت عہد وسطی کی گھٹن آمیز تاریکی سے ایک کھلی فضا میں سانس لینے کا موقع حاصل ہوگیا۔

مگر جن مسلمانوں کو اس مہر آمیز محبت آگیں اسلامی حکمت عملی کو پورے عالم کے سامنے پیغام امن کے طور پر پیش کرنا تھا آہستہ آہستہ وہی لوگ غفلت ولاپرواہی کا شکار ہوکر اپنے اصول سے بھٹک گئے اور اتحاد واتفاق کے ورثہ دار بننے کے بجائے اپنے ہی لوگوں کے کفر کے فتوے دے دے کر خانہ جنگی کا شکار ہو گئے اور دشمنان اسلام کی قوت وطاقت بڑھادی ان کا یہ عمل آگ میں گھی ڈالنے سے کم نہ تھا جس کی حرارت وتپش میں عالم اسلام جل رہا ہے۔

نتیجے میں میدان علم وہنر اور ترقی کی ڈگر سے خارج ہوگئے جبکہ قرآن کریم انہیں سے مخاطب تھا خدا کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے خدا نے اپنے لطف وکرم سے تمہارے دلوں کو ایک دوسرے کے لئے نرم کردیا اور آپس میں محبت ایجاد کردی اور تم اسکی نعمت

کی بدولت ایک دوسرے کے بھائی ہو گئے جبکہ تم اس کے قبل (اسلام سے پہلے) جنگ واختلاف کی آگ کے دہانے پر کھڑے ہوئے تھے اور خدا نے تمہیں اس سے نجات دیدی ۔

سورہ آل عمران ،آیت نمبر ایکسو تین "عقد اخوت" پھر سے دہرایاجاناچاہئے

رسول اکرم صلعم نے عملی طور پر مہاجرین وانصار کے درمیان عقد اخوت جیسی نفیس رسم کی بناء ڈال کر پوری دنیا کو ایک نئے اور اچھوتے انسانی مفہوم سے آشنا کیا خصوصاً مسلمانوں کے لئے یہ ہمیشگی پیغام تھا نبی کریم صلعم نے ابوبکر کو عمر کا بھائی اور علی مرتضیٰ کو اپنا بھائی قرار دیا --- مگرنقارخانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے ؟ ہائےرے مسلکی نقارخانے۔

بہرحال اس طرح سے سرکارنامدار نے تمام انصارو مہاجرین کو ایک رشتے میں پرو دیا جسکی آج کے دور میں اشد ضرورت ہے ۔

کانفرنسوں اور مقالہ نگاری سے آگے بھی کچھ ---

یہ دور پھر اپنے براہیم کی تلاش میں ہے--- مسلمانوں کے وقار رفتہ اور ماضی کی علمی ترقی پر شعلہ بیانی وتقاریر سے زیادہ دور حاضر میں اقدام و عمل کی ضرورت ہے اتحاد کے گن گانے کے بجائے امت مسلمہ کو عملی پیش قدمی اور قیادت کی حاجت ہے چنانچہ اگراسے اپنے مشترکہ دشمن کی شناخت ہو جائے تو وہ شاید اختلافات سے بلند ہو کر شوکت و عظمت پارینہ کی طرف پھر سے واپس ہو جائے

فارسی مقولہ ہے :

آرزو در جوانی عار نیست

لہٰذا یہ کوئی بیجا توقع بھی نہیں ہے

مسلمانوں کا مشترکہ دشمن:

مسلمانوں کا مشترکہ دشمن کوئی اور نہیں "جہالت " ہے۔

امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام کا ارشاد ہے:

'' اَلْعِلْمُ اَصْلُ کُلِّ خَیْرٍ وَالْجِھْلُ اَصْلُ کُلِّ شَرٍّ '' ۱

ترجمہ۔ علم تمام خوبیوں کا سرچشمہ ہے اور جہالت ونادانی ہر برائی کی جڑ ہے ۔

مذہبی تعصب تکفیریت جدید علوم یعنی سائنس وٹیکنالوجی سے بیگانگی بعض علماء اسلام کا اپنی رائے کو ہی معتبر خیال کرلینا، بحث و علمی مذاکرہ کا فقدان دروازہ اجتہاد کی تالا بندی قومی دھارے سے الگ تھلگ ہوکر رہنا، قوم وملت مسلمہ کو پیچھے رکھنے اور ایک دوسرے سے توڑنے کے لئے کافی ہے جس کا دانشوران قوم و ملت، عرصہ دراز سے تماشا کررہے ہیں حالات یہ ہیں :

ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم

اسلاف کی روش کیوں بھولیں؟

سید جمال الدین اسدآبادی ڈاکر محمد اقبال اور حضرت امام خمینی رضوان اللہ علیہم نے بہت پہلے ہی ملت اسلامیہ کو تفرقہ سے بچنے کا نسخہ دیا تھا اورمرتے دم تک انہیں اتحاد واتفاق کا پیغام سنایا مگر ہائے رے دنیا

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

آج بھی ملت اسلامیہ کے دلسوز وہمدرد قائد ایران اسلامی کے روحانی پیشوا حضرت آیت اللہ خامنہ ای حفظہ اللہ تمام ملت مسلمہ کو یہی پیغام دے رہے ہیں اور قول سے زیادہ عمل کرکے دکھایا ہے کہ جس کی بہترین مثال تہران میں ہونے والی حالیہ اتحاد اسلامی عظیم الشان کانفرنس میں ملت اسلامیہ کے مختلف ممالک کے مسالک کے علماء کا اجتماع تھا جس نے قوم وملت کو جوڑا اور انہیں ان کےاصلی دشمن (امریکہ وسامراجی طاقتوں) سے پھر سے روشناس کرایا ہے سچ تو یہ ہے کہ اب اتحاد اسلامی کی

۱۔بحوالہ غررالحکم، حدیث ایکسو اٹھارہ وانیس

بات کرنے کا وقت نہیں عملی اقدامات کی ضرورت ہے اورملت فلسطین کی مظلومیت اسکی جیتی جاگتی داعی ہے۔

اتحاد واخوت اسلامی نجات کا واحد حل:

صہیونی سازشوں سے نجات کا واحد راستہ مسلمانوں کا متحدہ سیاسی اتحاد ہی ہے جس کے ذمہ دار قائدین ملت ودانشوران اسلام کے علاوہ مسلمان حکمران بھی ہیں جو مسلمانوں کے حقوق سے بے خبر بستر راحت پر مست ومگن رہتے ہیں :

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلیۓ
نیل کے ساحل سے لیکر تا بخاک کاشغر[۱]

ختم ودعا

یارب دل مسلم کو تو زندہ تمنا دے
جو روح کو تڑپادے اور قلب کو گرما دے

خدایا ہماری باتوں میں اثر دیدے مسلمانان جہان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی عزت وتکریم کا ہنر دیدے وقت شناسی اور ملت اسلامیہ میں دینی ذمہ داریوں کااحساس وشعور بیدار کردے (آمین الٰہی آمین)

دنیا کو ہے اس مہدی برحق کی ضرورت
ہو جس کی نگہ زلزلہ عالم افکار

•❖•

۱۔ اقبالؒ